مزید فقہی اصول قواعد

(15): معروف مشروط کی طرح ہے یعنی جو چیز مشہور ہو وہ طے شدہ معاملے کا حکم رکھتی ہے۔

(16): معہود مشروط کی طرح ہے یعنی جو بات سب کے ذہن میں ہو وہ طے شدہ معاملے کا حکم رکھتی ہے۔

(17): حقوق اللہ کی رعایت میں احتیاط کی جائے گی نہ کہ حقوق العباد میں۔

(18): مجبوری غیر کے حق کو باطل نہیں کر سکتی۔

(19): امر جب مطلق ہو تو وجوب کے لیے ہوتا ہے جب تک کہ اس کے خلاف پر قرینہ نہ ہو۔

(20): مجبور کا اقرار باطل ہے۔ جیسے اگر کسی کو مجبور کر کے یہ اقرار کرایا گیا کہ اس نے اپنا گھر بیچ دیا ہے تو یہ اقرار باطل ہے۔

(21): مسلمانوں کے کاموں کو اچھائی پر محمول کیا جائے گا جب تک کہ اس کا خلاف ظاہر نہ ہو جائے۔

(22): حقیقت دلالت حال، دلالت استعمال اور دلالت عادت کی وجہ سے ترک کر دی جاتی ہے۔

(23): جس چیز میں تعیین شرط نہیں اس کی تعیین میں خطا نقصان دہ نہیں۔

(24): لکھ کر دینا زبان سے بولنے کے حکم میں ہے۔

(25): جو چیز زمان سے ثابت ہو وہ اس وقت تک باقی رہے گی جب تک کہ اسکے خلاف پر دلیل نہ پائی جائے۔

(26): جانور کو ابھار دینے والا ضامن و ذمہ دار ہوتا ہے اگرچہ عمداً نہ کرے۔

(27): کسی کے اقرار سے اس کی اپنی ذات کے بارے میں معاملہ برتا جائے گا اور دوسرے حق کو باطل کرنے میں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی اور نہ ہی کسی غیر پر کوئی حق لازم کیا جائے گا۔

(28): حکم مصلحت راجحہ کے تابع ہوتا ہے۔

(29): جب احتمال آجاتا ہے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے۔

(30): کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ غیر کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرے۔

(31): جب اصل باطل ہو جائے تو اسے بدل کی طرف پھیر دیا جائے گا یعنی اگر کسی کے ذمہ میں کوئی شئی واجب الاداء ہو اور وہ اس کے پاس سے ضائع ہو جائے تو اس پر اس کا بدل دینا لازم ہوگا۔

(32): علت کا اعتبار صرف اسی وقت کیا جاتا ہے جب وہ تام یا غالب ہو جائے۔

ہلاک کی تعریف : شئ کا منفعتِ مقصودہ و مطلوبہ کے قابل نہ رہنا۔

فنا کی تعریف: شئ کی ذات کا معدوم ہو جانا۔

کلامِ نفسی کی تعریف: وہ جو الفاظ و اصوات و حروف اور آلات و جوارح سے پاک ہوتا ہے۔

کلامِ لفظی کی تعریف: یہ حروف و الفاظ و اصوات اور آلات و جوارح پر مشتمل ہوتا ہے۔

کسی شئ کا ثابت کرنا محال ہو تو یہ اس کی نفی پر دلیل ہوتی ہے۔
کسی شئ کی نفی کرنا محال ہو تو یہ اس کے ثبوت کی دلیل ہوتی ہے۔
کسی شئ کا زیرِ عمل لانا محال ہو تو یہ اس کے ترک پر دلیل ہوتی ہے۔
کسی شئ کا ترک کرنا محال ہو تو یہ اس کے واجب العمل ہونے پر دلیل ہوتی ہے۔

---

(1): حصرِ عقلی کی تعریف: ایک چیز کا حصر اپنے افراد میں یوں ہو کہ عقل اس میں دوسری قسم کی مجوز نہ ہو۔

(2): حصرِ استقرائی کی تعریف: ایک چیز کا حصر اپنے افراد میں یوں ہو کہ عقل اس میں دوسری قسم کی بھی مجوز ہو۔

---

(۱): حلولِ سریانی کی تعریف: جس میں حال اپنے محل کے ہر ہر جزء میں موجود ہوتا ہے اور حال کا ناقابل تقسیم ہونا محل کے ناقابل تقسیم ہونے کو مستلزم ہوتا ہے۔ جیسے اگر شکر کو پانی میں ملا دیں تو شکر کا ہر ہر جزء پانی کے ہر ہر جزء میں سرایت کر جائے گا۔

(۲): حلولِ طریانی کی تعریف: جس میں حال محل کے ہر ہر جزء میں حلول نہیں کرتا اور اس میں حال کے عدم انقسام سے محل کا عدم انقسام لازم نہیں آتا۔ جیسے

---

(۱): اجزائے محمولہ کی تعریف: جو وجود میں اپنے کل سے علیحدہ نہ ہوسکیں اور تنہا ہر جزء کل پر محمول ہوسکے اور مجموعۂ اجزاء بھی کل پر محمول ہوسکے۔ جیسے انسان کے اجزاء حیوان اور ناطق ہیں حیوان اور ناطق کا الگ الگ حمل انسان پر درست ہے یعنی یہ کہہ سکتے ہیں انسان حیوان ہے یا انسان ناطق ہے اسی طرح حیوان اور ناطق کے مجموعے کا حمل بھی انسان پر درست ہے تو اب یہ کہنا درست ہوگا کہ انسان حیوان ناطق ہے۔

(۲): اجزائے غیر محمولہ: جو وجود میں اپنے کل سے علیحدہ نہ ہوسکیں اور الگ الگ کل پر محمول نہ ہوسکیں البتہ مجموعے کا حمل کل پر درست ہو۔ جیسے چائے کے اجزاء شکر، دودھ، پتی اور پانی ان کا الگ الگ حمل چائے پر درست نہیں تو یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ چائے پانی ہے یا چائے دودھ ہے یا چائے شکر ہے یا چائے پتی ہے لیکن مجموعۂ اجزاء کا حمل چائے پر درست ہے تو یہ کہنا درست ہوگا کہ چائے شکر، دودھ پتی اور پانی کے مجموعے کا نام ہے۔

دوامِ نوعی کی تعریف: نوع باقی ہو اور افراد بدلتے رہیں۔ جیسے:

دوامِ شخصی کی تعریف: شئی کی ذات بعینہ باقی ہو۔

ہلاکت دائمی کی تعریف: جو ہمیشہ کے لیے ہلاکت ہو۔

ہلاکت لمحاتی کی تعریف: جو صرف کچھ وقت کے لیے ہو۔

ملحوظ بالقصد اور ملحوظ بالتبع: جیسے آئینہ خریدنے کے وقت جب ہم آئینہ دیکھتے ہیں تو اس وقت آئینہ ملحوظ بالذات و بالقصد ہوتا ہے اور چہرہ ملحوظ بالتبع ہوتا ہے لیکن جب منہ دھو کر آئینہ دیکھتے ہیں تو اس وقت چہرہ ملحوظ بالذات و بالقصد ہوتا ہے اور آئینہ ملحوظ بالتبع ہوتا ہے یعنی کبھی ہم آئینہ کو دیکھتے ہیں اور آئینہ کو ہی دیکھنا ہمارا مقصود ہوتا ہے لیکن چہرے کا دکھائی دینا تبعاً ہوتا ہے اور کبھی ہم آئینہ کو دیکھتے ہیں لیکن آئینہ کو دیکھنا ہمارا مقصود نہیں ہوتا بلکہ چہرے کو دیکھنا مقصود ہوتا ہے۔

وجود کی تعریف و اقسام

وجود کی تعریف: جس کے بارے میں جانا جاسکے اور خبر دی جاسکے یعنی کسی شئی کے ثبوت کا نام وجود ہے۔

وجود کی چار اقسام

(1): وجود حقیقی

موجود حقیقی کی دو اقسام

(1): موجود حقیقی قائم بالذات: جو از خود قائم ہو اپنے قیام میں غیر کا محتاج نہ ہو۔ جیسے انسان وغیرہ۔

(2): موجود خارجی و حقیقی قائم بالغیر: جو از خود قائم نہ ہو بلکہ اپنے قیام میں غیر کا محتاج ہو۔ جیسے بالوں کی سیاہی کہ وہ خود بخود قائم نہیں ہو سکتی بلکہ اپنے قیام میں بالوں کی محتاج ہوتی ہے۔

(2): وجود ذہنی

وجود ذہنی کی دو اقسام

(1): موجود ذہنی قائم بالذات: جو معلوم قائم بالذات ہو اپنے قیام میں غیر کا محتاج نہ ہو۔

(2): موجود ذہنی قائم بالغیر: جو معلوم قائم بالغیر ہو اپنے قیام میں غیر کا محتاج ہو۔

(3): وجود لفظی (4): وجود کتابی

جرح کی تعریف و اقسام

جرح کی تعریف: کسی کے اندر ایسا وصف بیان کرنا جس کی وجہ سے اس کا قول ناقابل اعتبار ٹھہرے اور اس پر عمل کرنا باطل ہو جائے۔

جرح کی دو اقسام

(1): جرح مفسر: جس میں جرح کرنے والا سبب جرح بیان کرے۔ جیسے اسے ضعیف قرار دینے پر اس کے ضعف کی علت بھی بیان کرے۔

(2): جرح مبہم: جس میں جرح کرنے والا سبب جرح کو بیان نہ کرے۔ جیسے صرف اتنا کہہ دے کہ وہ ضعیف ہے لیکن اس کے ضعف کی علت بیان نہ کرے۔

جرح کے تین مراتب

(1): اشد: جرح اشد یہ ہے کہ کسی کے بارے میں ایسا لفظ بیان کرے جس میں مبالغہ ہو۔ جیسے لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا۔

(2): جرح اضعف: کسی کے بارے میں بہت کمزور اور نرم الفاظ استعمال کرے۔ جیسے برے حافظہ والا۔

(3): جرح اوسط: کسی کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کرے جس میں جرح اشد کے درجے سے الفاظ سے کم مبالغہ ہو۔ جیسے دجال۔

تعدیل کی تعریف و اقسام

تعدیل کی تعریف: کسی کے اندر ایسا وصف بیان کرنا جس کی وجہ سے اس کا قول معتبر اور قابل عمل ہو جائے۔

تعدیل کی دو اقسام

(1): تعدیل مفسر: جس میں تعدیل کرنے والا سبب تعدیل ذکر کرے جیسے اسے ثقہ قرار دینے پر اسکی ثقاہت کی علت بھی بیان کرے۔

(2): تعدیل مبہم: جس میں تعدیل کرنے والا سبب تعدیل ذکر نہ کرے۔ جیسے صرف اشارہ دے کہ وہ ثقہ ہے لیکن اس کی ثقاہت کی علت بیان نہ کرے۔

تعدیل کے تین درجات ← اچھا بتانا

(1): تعدیل اشد: کسی کے بارے میں ایسا لفظ بیان کرے جس میں مبالغہ ہو اسکی توثیق کرتے ہوئے۔ جیسے: وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اعتماد والا ہے۔

(2): تعدیل اضعف: توثیق کرتے ہوئے کسی کے بارے میں کوئی ایسی صفت ذکر کرے جو جرح کے ادنیٰ مرتبہ کے قریب ہو جیسے اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے

(3). تعدیل اوسط: کسی کی توثیق کرتے ہوئے اس کے بارے میں دو صفتیں ذکر کرے یا ایک ہی صفت کا تکرار کر دے۔ جیسے

فراست کی تعریف و اقسام

فراست کی تعریف: امورِ ظاہرہ کے ذریعے امورِ باطنہ پر استدلال کرنا۔

فراست کی اقسام

(1): فراستِ ایمانیہ: وہ کھٹکا جو دل میں اچانک پیدا ہوتا ہے اور اس پر غالب آجاتا ہے اس کا سبب وہ نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندے کے دل میں ڈالتا ہے جس کا ایمان جتنا زیادہ قوی ہوگا اسکی فراستِ ایمانی اتنی ہی زیادہ کام کرے گی۔

(2): فراستِ ریاضیہ: یہ بھوک، کم سونے اور خلوت سے حاصل ہوتی ہے جب قلب نفسانی خواہشات و لذات اور آلائشوں سے خالی ہو جاتا ہے تو فراست اور کشف اسے حاصل ہو جاتے ہیں یہ فراست مومن اور کافر کے درمیان مشترک ہے۔

(3): فراستِ خلقیہ: کسی کی شکل و صورت و بناوٹ اور ظاہری تبدیلیوں کی وجہ سے اس کی طبیعت پر حکم لگانا۔ جیسے کسی کا سر بڑا ہے تو وہ ذہین بھی ہوگا اور اگر سر چھوٹا ہے تو ذہین نہیں ہوگا۔ اسکا تعلق اطباء و حکماء سے ہے۔

تصدیق کی تعریف: مخبر کے خبر دینے سے شئی کے بارے میں جو بات معلوم ہو اس کو دل سے تسلیم کرنا تصدیق ہے۔

ملازمہ کی تعریف و اقسام

ملازمہ کی تعریف: ایک شئی کا دوسری شئی سے جدا نہ ہونا / ایک حکم کا دوسری چیز کا تقاضہ کرنا۔ تقاضہ کرنے والی ذات کو ملزوم کہتے ہیں اور جس کا تقاضہ کیا گیا ہو اسے لازم کہتے ہیں۔

ملازمہ کی دو اقسام

(1): ملازمہ عقلیہ: عقل کے نزدیک لازم کا ملزوم سے جدا ہونا محال ہو۔ جیسے گورے کے لیے سفیدی لازم ہے تو گورے سے سفیدی کا جدا ہونا محال ہے۔

(2): ملازمہ عادیہ: عقل کے نزدیک لازم کا ملزوم سے جدا ہونا ممکن ہو۔ جیسے ایک گھر کے کئی سربراہ ہوں تو اور سبھی کے پاس ایک جیسے اختیارات ہوں تو اس سے فساد لازم آئے گا مگر اس فساد کا لزوم عادی ہے یعنی ہو سکتا ہے فساد نہ ہو کیونکہ وہ متفق ہو کر بھی سربراہی کر سکتے ہیں۔

شئی کی تعریف: وہ کہ جس کے بارے میں خبر دینا ممکن ہو۔ ہر شئی موجود ہے اور ہر موجود شئی ہے دونوں مترادف ہیں۔ جیسے جس چیز کے لیے وجود ثابت ہے وہی شئے کی مثال ہے۔

عدم کی تعریف: جو ثابت نہ ہو اور نہ ہی اسے دیکھا جاسکے۔

مطلق و مقید کی تعریف

مطلق کی تعریف: وہ اسم جس سے بغیر کسی قید کے مسمیٰ مراد لیا جائے خواہ وہ صفت ہو یا اسم جنس۔

جب مطلق کے اطلاق پر عمل کرنا ممکن ہو تو اس کو مقید نہیں کیا جائے گا۔

مقید کی تعریف: وہ اسم جس سے مع القید مسمیٰ مراد لیا جائے خواہ وہ صفت ہو یا اسم جنس۔

جب کوئی لفظ مقید ہو تو اس میں قید کا اعتبار کرنا ضروری ہے جب تک کوئی ایسا لفظ نہ ہو جو اس قید کو باطل کرے۔

مشترک اور مؤول کی تعریف

مشترک کی تعریف: وہ لفظ جو دو یا دو سے زائد مختلف معانی کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

مشترک کے کئی معانی میں سے جب کوئی معنی بطور مراد متعین ہو جائے تو دیگر معانی کا اعتبار ساقط ہو جائے گا۔

مؤول کی تعریف: جب غالب رائے یعنی قرینہ حالیہ و مقالیہ و قیاس وغیرہ سے مشترک کے کسی ایک معنی کو ترجیح حاصل ہو جائے تو اسے مؤول کہتے ہیں۔

مؤول معنی ظن کا افادہ کرتا ہے کیونکہ اس میں جانب مخالف کا احتمال رہتا ہے۔

امر کی تعریف و اقسام

امر کی تعریف: وہ امر جس میں کسی قرینہ یا دلیل سے یہ معلوم ہو کہ اس پر عمل کرنا ضروری ہے یا نہیں۔
جب تک اس امر کے خلاف کوئی دلیل قائم نہ ہو اس امر پر عمل کرنا ضروری ہے۔

امر کی دو اقسام باعتبار وقت

(1): مطلق عن الوقت: وہ امر جس کی ادائیگی محدود وقت کے ساتھ مقید نہ ہو بایں طور کہ وقت کے گزر جانے سے امر فوت ہو جائے بلکہ پوری عمر میں کسی بھی وقت ادا کرنا ادا ہی کہلائے گا۔
مطلق عن الوقت کی ادائیگی فوراً ضروری نہیں بلکہ تاخیر کے ساتھ بھی ہو سکتی ہے بلکہ زندگی میں جب بھی ادا کریں گے ادا ہی کہلائے گی نہ کہ قضا۔ بشرطیکہ زندگی میں فوت نہ ہو۔

(2): مقید بالوقت: وہ امر جس کی ادائیگی کے لیے وقت مقرر ہو اور وقت کے اندر اندر ادائیگی ضروری ہو ورنہ قضا کہلائے گا نہ کہ ادا۔

مقید بالوقت کی دو اقسام

(1): وہ امر جس کے لیے وقت ظرف ہے۔ یعنی وہ امر جو وقت کو محیط نہیں ہوتا بلکہ وقت کے کسی بھی حصہ میں پایا جا سکتا ہو۔

(۲): وہ امر جس کے لیے وقت معیار ہے۔ یعنی وہ (امر مؤقت) وقت کو محیط ہو اور وقت کی کمی و زیادتی سے بڑھتا گھٹتا رہے۔

امر کی دو اقسام باعتبار ادائیگی

(۱): ادا کی تعریف: کسی چیز کو اس کے وقت میں بجا لانا ادا کہلاتا ہے۔

ادا کی دو اقسام

(۱): ادائے کامل: کسی چیز کو اس کے وقت میں صحیح و مکمل طور پر بجا لانا ادائے کامل کہلاتا ہے۔

(۲): ادائے قاصر: کسی چیز کو اس کے وقت میں صحیح و مکمل طور پر بجا نہ لانے کو ادائے قاصر کہتے ہیں۔

(۲): قضاء کی تعریف: کسی چیز کو اس کا وقت گزر جانے کے بعد بجا لانا قضاء کہلاتا ہے۔

قضاء کی دو اقسام

(۱): قضائے کامل: کسی چیز کو اسکے وقت گزر جانے کے بعد صحیح و مکمل طور پر بجا لانا قضائے کامل کہلاتا ہے۔

(۲): قضائے قاصر: کسی چیز کو اسکے وقت گزر جانے کے بعد صحیح و مکمل طور پر نہ بجا لانے کو قضائے قاصر کہتے ہیں۔

بیان یعنی شی کے معنی کو بالکل واضح کرنے کے سات طریقے ہیں:

(۱): بیان تقریر کی تعریف: اگر کسی لفظ کا معنی تو ظاہر ہو لیکن اس میں دوسرے معنی کا بھی احتمال ہو تو اس وقت یہ بیان کر دینا یعنی مراد کو بیان کر دینا بیان تقریر کہلاتا ہے۔ جیسے کسی نے کہا فلاں کے میرے پاس ایک ہزار روپے ہیں تو اس میں امانت و غیر امانت دونوں کا احتمال تھا لیکن جب یہ کہا کہ فلاں کے میرے پاس ایک ہزار روپے بطور امانت ہیں تو اب مراد واضح ہو گئی اور یہی بیان تقریر ہے۔

(۲): بیان تفسیر کی تعریف: جب لفظ کی مراد واضح نہ ہو لیکن متکلم اپنے بیان سے اس کی وضاحت کر دے تو اس کو بیان تفسیر کہتے ہیں۔ جیسے کوئی کہے کہ فلاں کا مجھ پر کچھ ہے یہ ایسا کلام ہے جس کی مراد واضح نہیں ہے لیکن جب متکلم نے لفظ کپڑے سے وضاحت کر دی تو اس مراد واضح ہو گئی اور یہی بیان تفسیر ہے۔
بیان تقریر و تفسیر دونوں پہلے کلام سے ملا کر ہو یا الگ وقفہ کر کے دونوں طرح درست ہے۔

(۳): بیان تغییر کی تعریف: متکلم اپنے کلام کو اپنے ہی بیان سے بدل دے یعنی کلام میں شرط یا استثناء وغیرہ کرے کہ جس سے تبدیلی واضح ہو جائے بیان تغییر کہلاتا ہے۔
جیسے کہ کسی نے کہا کہ سب آ گئے سوائے فلاں کے۔
بیان تغییر صرف اسی وقت صحیح ہو گا جبکہ کلام سے متصل ہو منفصل ہونے کی صورت میں صحیح نہیں ہو گا۔

(4): بیان ضرورت کی تعریف: وہ بیان جو بغیر کسی کلام کے ضرورتاً ثابت ہو یعنی اس کے لیے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں بلکہ بھی سمجھ میں آجائیں۔

(5): بیان حال کی تعریف: جس جگہ بیان کی ضرورت ہو وہاں سکوت اختیار کرنا بیان حال کہلاتا ہے۔ یعنی جہاں بیان کرنے کی حاجت ہو وہاں سکوت اختیار کرنا بیان ہی کے مرتبہ میں ہے۔

(6): بیان عطف کی تعریف: اگر کسی مجمل جملے پر مکیلی یا موزونی چیز کا عطف کریں تو یہ عطف اس مجمل جملے کا بیان ہوگا اور یہی بیان عطف ہے۔ جیسے کوئی کہے کہ فلاں کے مجھ پر سو اور تین روپے ہیں تو اس مثال میں معطوف علیہ سو ہے لیکن پتہ نہیں ہے کہ سو کیا ہیں البتہ معطوف میں تین روپے کا ذکر ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معطوف یعنی سو میں بھی سو روپے ہی مراد ہیں۔ لہذا یہ ایسا بیان ہے جو عطف کے ذریعے واقع ہوا۔

(7): بیان تبدیل کی تعریف: سابقہ حکم کو ختم یا منسوخ کرنا بیان تبدیل کہلاتا ہے۔ اسی لیے بیان تبدیل کا دوسرا نام بیان نسخ ہے۔

عدم قائل بالفصل کی تعریف و اقسام

عدم قائل بالفصل کی تعریف: جب دو اختلافی باتوں یا مسئلوں میں ایک ثابت ہو جائے تو دوسرا بھی لازماً ثابت ہو کیونکہ دونوں میں فرق کرنے کا کوئی قائل نہیں یعنی یا تو مخالف کے نزدیک یہ دونوں باتیں یا مسئلے ثابت ہونگے یا دونوں ثابت نہیں ہونگے۔

عدم قائل بالفصل کی دو اقسام

(1): دونوں باتوں یا مسئلوں میں اختلاف کی بنیاد ایک ہی ہو۔

(2): وہ دو باتیں یا مسئلے کہ جن میں اختلاف کی بنیاد مختلف ہو۔

اندازہ لگانا

1

قیاس کی تعریف: کسی مقیس علیہ مسئلہ میں پائی جانے والی علت کے ذریعے مقیس مسئلہ کا حکم معلوم کرنا جبکہ وہ علت دونوں میں مشترک ہو۔ قیاس کہلاتا ہے۔

قیاس پر عمل کیا جائے گا جب تک کہ کسی مسئلہ میں اس سے اوپر کی کوئی دلیل نہ پائی جائے۔

اصل سے فرع کی طرف متعدی ہونے والا حکم کسی ایسی علت کی بنیاد پر ہوتا ہے جو اصل و فرع کے مابین مشترک ہو۔

صحت قیاس کی پانچ شرائط

(1): قیاس قطعی کے مقابلے میں نہ ہو یعنی قطعی کے ہوتے ہوئے قیاس نہیں کر سکتے۔

(2): قیاس سے قطعی کا کوئی حکم نہ بدلے۔

(3): اصل سے فرع کی طرف متعدی ہونے والا حکم عقل کے خلاف نہ ہو۔

(4): تعلیل کسی حکم منصوص کو ثابت کرنے کے لیے ہو نہ کہ امر لغوی کو۔

(5): فرع مقیس علیہ نہ ہو یعنی جس مسئلہ کا حکم قیاس کے ذریعے معلوم کرنا ہے اس مسئلہ کا حکم پہلے سے ہی دیگر دلائل سے معلوم نہ ہو۔

قیاس کی دو اقسام باعتبار تعدی حکم

تعدی حکم یعنی قیاس میں اصل سے فرع کی طرف حکم کو متعدی کرتے ہیں اس متعدی ہونے والے حکم کے اعتبار سے قیاس کی دو قسمیں ہیں:

(1): حکم فرع حکم اصل کی نوع سے ہو یعنی فرع کی طرف متعدی کیے جانے والا حکم اصل میں پائے جانے والے حکم کی نوع سے ہو۔

قیاس کی اس قسم کا حکم یہ ہے کہ مقیس اور مقیس علیہ کے درمیان مطلق فرق سے یہ باطل نہیں ہوتا کیونکہ اول تو قیاس کی شرائط میں جمیع اوصاف میں اتحاد ہونا شرط نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ جب اصل و فرع علت میں متحد ہونگے تو لازماً حکم میں بھی متحد ہونا چاہیے اگرچہ اس کے علاوہ دوسری علت میں ان کے درمیان فرق ہو۔

(2): حکم فرع حکم اصل کی جنس سے ہو یعنی فرع کی طرف متعدی کیے جانے والا حکم اصل میں پائے جانے والے حکم کی جنس سے ہو۔

اس قسم کا قیاس مانع کی منع سے فاسد ہو سکتا ہے اس طور پر کہ وہ اس بات کا ہی انکار کر دے کہ یہ علت اصل و فرع دونوں کو شامل ہے۔

سبب کی تعریف: وہ چیز جو حکم تک کسی اور کے واسطے سے پہنچائے جیسے راستہ تو یہ چلنے کے واسطے سے مقصد تک پہنچاتا ہے۔ جیسے اگر گھر جانا ہو تو وہ راستے کو سبب بنائے گا اور چلنے کو واسطہ و ذریعہ بنائے اپنے مقصد یعنی گھر تک پہنچے گا۔

علت کی تعریف: سبب و حکم کے درمیانی واسطے کو علت کہتے ہیں۔ جیسے منزل مقصود تک جانے کے لیے راستہ سبب اور چلنا علت اور منزلِ مقصود (گھر) حکم ہے۔

جب سبب و علت جمع ہو جائیں تو حکم علت کی جانب منسوب ہوگا نہ کہ سبب کی طرف لیکن جب علت کی طرف انتساب متعذر ہو تو حکم سبب ہی کی طرف لوٹے گا۔

مانع کی تعریف و اقسام

مانع کی تعریف: بعض اوقات کسی رکاوٹ کے سبب کسی چیز پر حکم نہیں لگتا اس رکاوٹ کو مانع کہتے ہیں۔

موانع کی چار اقسام

(1): انعقادِ علت میں مانع: ایسا مانع جس کی وجہ سے علت کا انعقاد ہی نہ ہو سکے۔

(2): تکمیلِ علت میں مانع: ایسا مانع جو انعقادِ علت میں تو رکاوٹ نہ بنے لیکن تکمیلِ علت میں مانع ہو۔

(3): ابتدائے حکم میں مانع: ایسا مانع جو علت کے پائے جانے کے باوجود حکم کے نفاذ میں رکاوٹ پیدا کرے۔

(4): دوامِ حکم میں مانع: ایسا مانع جو حکم کے نفاذ میں تو رکاوٹ نہ ہو لیکن اس کے دوام / باقی رہنے میں رکاوٹ ہو۔

نہایت پختہ ارادہ

عزیمت کی تعریف: وہ احکام جو فی نفسہ و فی حد ذاتہ ہم پر ابتداً لاگو ہوں عوارض سے قطع نظر کرتے ہوئے۔

(سہولت و آسانی)

رخصت کی تعریف: مکلف میں کسی عذر کے پائے جانے کی وجہ سے مشکل احکام کو آسانی کی طرف پھیرنا۔ رخصت عزیمت کی ضد ہے۔

رخصت کی دو اقسام باعتبار نتیجہ

(1): کسی فعل کے منع کے باقی رہنے کے باوجود اس کی رخصت ہونا۔

(2): رخصت کی وجہ سے فعل کی صفت ہی بدل جائے یعنی پہلے وہ کام منع تھا رخصت کے سبب اس کے حق میں مباح ہو گیا۔

بنیاد رکھنا

ابتناء کی دو اقسام

(1): ابتناء حسی: بنیاد کے اوپر دیوار اور چھت قائم کرنا۔

(2): ابتناء عقلی: حکم کو اس کی دلیل پر مرتب کرنا۔

خبر مقبول کی سات اقسام

(1): خبر محکم: وہ خبر ہے جس کے معارض و منافی کوئی خبر نہ ملے۔

(2): خبر مختلف: وہ دو متعارض خبریں جو صحت میں برابر ہوں اور انہیں جمع کرنا ممکن ہو یعنی ان کے اختلاف کو دور کرنا ممکن ہو۔

(3): (4) خبر ناسخ و منسوخ: وہ متعارض خبریں جو صحت میں برابر ہوں اور انہیں جمع کرنا ممکن نہ ہو مگر باعتماد طریقے سے ان میں سے ایک کا مقدم ہونا دوسری کا موخر ہونا معلوم ہو جائے تو مقدم کو منسوخ اور موخر کو ناسخ کہتے ہیں۔

(5)÷(6): راجح و مرجوح خبر: وہ دو متعارض خبریں جو صحت میں برابر ہوں انہیں جمع کرنا بھی ممکن نہ ہو اور ان میں تقدم و تاخر بھی ثابت نہ ہو مگر وجوہ ترجیح اور قرائن مرجحہ کے ذریعے دونوں متعارض خبروں میں سے کسی ایک کو دوسری خبر پر ترجیح دینا ممکن ہو تو جس خبر کو عمل کے لیے ترجیح دینگے وہ راجح ہوگی اور دوسری مرجوح ہوگی۔ جیسے دو خبریں ہیں ایک خبر سے کسی چیز کی نفی ثابت ہے اور دوسری خبر سے کسی چیز کا اثبات ثابت ہے تو نفی ثابت کرنے والی خبر کو عمل کے لیے ترجیح دینگے کیونکہ اسی میں احتیاط ہے پس وہ راجح ہوگی اور دوسری مرجوح ہوگی۔

(7): خبر متوقف فیہ: دو متعارض خبریں جو صحت میں برابر ہوں لیکن نہ تو انہیں جمع کرنا ممکن ہو اور نہ ان میں تقدم و تاخر ثابت ہو اور نہ ہی ان میں ایک کو دوسری پر ترجیح دی جاسکے تو جب تک ان دونوں خبروں میں سے کسی ایک پر عمل کی کوئی صورت ظاہر نہ ہو تو توقف کیا جائے گا اور کسی پر بھی عمل نہیں کیا جائے گا اور وہ دونوں خبریں متوقف فیہ کہلائیں گی۔

حقیقت کی اہم [illegible] اقسام

حقیقت کی دو اقسام

(1): حقیقت لغوی: جو لفظ جس معنی کے لیے وضع کیا اگر وہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہو تو حقیقت لغوی ہے۔

حقیقت لغوی کی تین اقسام

(1): حقیقت متعذرہ: ایسی حقیقت جس پر عمل مشکل ہو۔

(2): حقیقت مہجورہ: ایسی حقیقت جس پر عمل کرنا تو آسان ہو لیکن لوگوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو۔

جب حقیقت متعذرہ یا مہجورہ ہو تو مجازی معنی مراد لیے جائیں گے۔

(3): حقیقت مستعملہ: ایسی حقیقت جس پر عمل کیا جاتا ہو اگرچہ اس کے مجاز پر بھی عمل ہوتا ہو۔

حقیقت مستعملہ کی دو صورتیں ہیں: (1): یا تو اسکا مجاز متعارف ہو گا

(2): یا اسکا مجاز متعارف نہیں ہوگا اگر مجاز متعارف ہے تو حقیقت اور مجاز دونوں پر عمل کر سکتے ہیں اور اگر مجاز متعارف نہیں ہے تو حقیقت پر عمل کیا جائے گا۔

لفظ کو مجاز کی طرف اسی وقت پھیریں گے جبکہ حقیقت متعذر یا مہجور ہو۔

جب حقیقت پر عمل کرنا مشکل یا ناممکن ہو تو کبھی لفظ کی حقیقت کے کل افراد چھوڑ دیے جاتے ہیں اور کبھی بعض۔ جب کسی لفظ کی حقیقت کے کل افراد چھوڑ دیے جائیں تو مجاز کی طرف پھیرنا ضروری ہوتا ہے لیکن جب کل افراد نہ چھوٹے گئے ہوں بلکہ بعض چھوڑ دیے گئے ہوں تو اس وقت مجاز کی طرف نہیں پھیریں گے بلکہ حقیقت کے بعض افراد مراد لیں گے کیونکہ کلام میں اصل حقیقت ہے۔

لفظ کی حقیقت کے کل یا بعض افراد چھوڑ دینے کی پانچ وجوہات

(1): دلالت عرف: بعض اوقات دلالت عرف کی بنیاد پر لفظ کی حقیقت کے کل یا بعض افراد کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جیسے کسی نے کہا کہ میں سر نہیں کھاؤں گا تو لفظ سر اپنے مدلول کے تمام افراد کو شامل ہے خواہ گائے کا سر ہو یا بکری کا یا چڑیا کا۔ لیکن عرف میں اس قسم کے جملوں سے چڑیا کا سر مراد نہیں لیا جاتا بلکہ گائے بکری وغیرہ کے سر مراد ہوتے ہیں تو اب یہاں عرف کی بنیاد پر لفظ کی حقیقت کے بعض افراد چھوڑ دیے گئے اور بعض افراد مراد لیے گئے۔ اسے حقیقت قاصرہ کہتے ہیں۔ اسی طرح لفظ کی حقیقت کے تمام افراد کو بسا اوقات چھوڑ دیا جاتا ہے۔

(2): دلالت نفس کلام: بعض اوقات دلالت نفس کلام کی بنیاد پر لفظ کی حقیقت کے کل یا بعض افراد چھوڑ دیے جاتے ہیں یعنی کلام ہی ایسا ہو کہ ترک حقیقت پر دلالت کرے۔ جیسے کوئی کہے کہ میرا ہر مملوک آزاد ہے تو اس کلام کی وجہ سے وہی مملوک آزاد ہوگا جو کلی طور پر اس کی ملکیت میں ہو لہذا مکاتب غلام یا وہ غلام جس کا بعض آزاد ہو۔ آزاد نہیں ہوں گے کیونکہ یہ مکمل طور پر اسکی ملکیت میں نہیں۔

(۵): سیاق کلام کی دلالت: بعض اوقات دلالت سیاق کلام (آگے آنے والے کلام) کی بنا پر لفظی حقیقت کے کل یا بعض افراد کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جیسے کوئی شخص کو کہے کہ پیچھے اتر اگر تو مرد ہے تو سیاق کلام اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اسے پیچھے اترنے کی اجازت نہیں دے رہا بلکہ اسے دھمکی دی جا رہی ہے۔

(آگے آنے والے کلام کو سیاق کلام کہتے ہیں)۔

(۶): دلالت متکلم: بعض اوقات دلالت متکلم کی بنا پر لفظی حقیقت کے کل یا بعض افراد کو چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی متکلم کی ذات ایسی ہوتی ہے کہ اس سے خود اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہاں اسکے کلام کی کیا مراد ہے جیسے کوئی مریض کہے۔ مجھے گوشت لا دو تو اب یہاں کلام کا حقیقی معنی ہے کہ کچا گوشت لایا جائے لیکن اس کا مریض ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہاں اس کی مراد کچا گوشت نہیں بلکہ پکا ہوا گوشت ہے۔

(۷): محل کلام کی دلالت: بعض اوقات دلالت محل کلام کی بنا پر لفظی حقیقت کے کل یا بعض افراد کو چھوڑ دیا جاتا ہے یعنی جس کے بارے میں کلام چلایا گیا ہو اس پر کلام کے حقیقی معنی صادق ہی نہ آسکیں۔ جیسے کوئی عورت مرد سے کہے کہ میں نے اپنا آپ تجھے بیچا تو یہ بیع نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ آزاد عورت ہے لہذا یہاں اس کلام کے حقیقی معنی کو چھوڑ کر مجازی معنی (نکاح) مراد لیا جائے گا اور حقیقی معنی کو اس لیے چھوڑ دیا گیا کہ عورت بیع کا محل ہی نہیں کہ اس پر یہ کلام صادق آئے۔

حقیقتِ عقلیہ کی تعریف و اقسام

حقیقتِ عقلیہ کی تعریف: فعل یا معنیٔ فعل کی نسبت اس چیز کی طرف کرنا جو فعل یا معنیٔ فعل کے لیے ظاہر میں متکلم کے نزدیک ہے۔ جیسے مومن کا قول: اللہ تعالیٰ نے سبزہ اگایا اور کافر کا قول: بہار نے سبزہ اگایا۔

حقیقتِ عقلیہ کی چار اقسام

(1): اعتقاد اور واقع کے مطابق ہو جیسے مومن کا قول: اللہ تعالیٰ نے سبزہ اگایا۔

(2): صرف اعتقاد کے مطابق ہو نہ کہ واقع کے مطابق، جیسے کافر کا کہنا: بہار نے سبزہ اگایا۔

(3): صرف واقع کے مطابق ہو نہ کہ اعتقاد کے مطابق۔

(4): نہ اعتقاد کے مطابق ہو نہ واقع کے مطابق۔ جیسے آپ کا کہنا: زید آیا۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ نہیں آیا۔

مجاز کی تعریف و اقسام

مجاز کی دو اقسام

(1): مجاز لغوی کی تعریف: جو لفظ جس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو اسے دوسرے معنی میں استعمال کرنا مجاز لغوی کہلاتا ہے۔
لفظ کو مجازی طرف [illegible]

مجاز لغوی کی دو اقسام

(1): مجاز مرسل کی تعریف: حقیقت اور مجازی معنی کے درمیان پایا جانے والا علاقہ تشبیہ کا نہ ہو تو اسے مجاز مرسل کہتے ہیں۔

مجاز مرسل کی چوبیس اقسام

(1): علاقہ سببیت یعنی سبب بول کر مسبب مراد لینا جیسے بادل بول کر بارش مراد لینا
(2): علاقہ مسببیت یعنی مسبب بول کر سبب مراد لینا جیسے شراب بول کر انگور مراد لینا
(3): علاقہ کلیت یعنی کل بول کر جزو مراد لینا جیسے ہاتھ بول کر [illegible] مراد لینا
(4): علاقہ جزئیت یعنی جزو بول کر کل مراد لینا جیسے گردن بول کر [illegible] مراد لینا
(5): علاقہ لازمیت یعنی لازم بول کر ملزوم مراد لینا جیسے
(6): علاقہ ملزومیت یعنی ملزوم بول کر لازم مراد لینا جیسے [illegible] بول کر [illegible] مراد لینا۔

(7): علاقہ اطلاق یعنی مطلق بول کر مقید مراد لینا جیسے یوم بول کر یوم القیامہ مراد لینا
(8): علاقہ تقیید یعنی مقید بول کر مطلق مراد لینا جیسے [illegible] اونٹ مراد لینا۔

(9): علاقۂ عموم یعنی عام بول کر خاص مراد لینا۔ جیسے جیسے انسان بول کر فلاں شخص مراد لینا۔

(10): علاقۂ مخصوص یعنی خاص بول کر عام مراد لینا جیسے فلاں شخص بول کر انسان مراد لینا

(11): علاقۂ حالیت یعنی حال بول کر محل مراد لینا۔ جیسے رحمت بول کر جنت مراد لینا۔

(12): علاقۂ محلیت یعنی محل بول کر حال مراد لینا۔ جیسے محفل بول کر اہلِ محفل مراد لینا۔

(13): علاقۂ ضدیت یعنی کسی لفظ کو بول کر اسکی ضد مراد لینا۔ جیسے بصیر بول کر اعمیٰ مراد لینا۔

(14): علاقۂ زیادت یعنی لفظ بول کر اسکا معنی مراد نہ لینا۔ جیسے کمثلہ شئی میں کاف زائدہ ہے

(15): علاقۂ حذف مضاف یعنی مضاف الیہ بغیر مضاف کے ذکر کرنا۔ جیسے

(16): علاقۂ حذف مضاف الیہ جیسے

(17): علاقۂ مجاورت۔ جیسے پرنالہ بول کر پانی مراد لینا۔

(18): علاقۂ مایئول الیہ۔ جیسے کسی کو جس کی شادی ہونے جا رہی ہے اسکو دلہن یا دولہا کہہ دینا کیونکہ وہ دلہن یا دولہا بننے جا رہے ہیں۔

(19): علاقۂ ماکان علیہ۔ جیسے یتیم کا اطلاق بالغ پر کر دینا کیونکہ وہ اس سے پہلے یتیم رہ چکا ہے۔

(20): علاقۂ آلیت یعنی واسطہ بول کر صاحب واسطہ مراد لینا۔ جیسے ٹرین بول کر مسافر مراد لینا۔

(21): علاقۂ بدلیت خون بول کر دیت مراد لینا کیونکہ دیت خون کا بدلہ ہے۔

(22): علاقۂ تعریفِ عہدِ ذہنی یعنی معرفہ بول کر نکرہ مراد لینا جیسے

(23): نکرہ اثبات میں واقع ہو کر عموم کا سبب ہو۔ جیسے

(24): علاقۂ حذف مطلق۔ جیسے

(25): علاقۂ وحدت یعنی واحد بول کر جمع مراد لینا۔ جیسے خاتون بول کر خواتین مراد لینا۔

(26): علاقۂ جمعیت یعنی جمع بول کر واحد مراد لینا۔ جیسے معلومات بول کر معلوم مراد لینا۔

(2): استعارہ کی تعریف: لفظ کے حقیقی اور مجازی معنی کے درمیان پایا جانے والا علاقہ تشبیہ کا ہو تو اسے استعارہ کہتے ہیں

استعارہ کی چار قسمیں

(1): استعارہ تصریحیہ: ذکر مشبہ بہ کا ہو اور مراد مشبہ ہو۔ جیسے میں نے شیر کو باتیں کرتے ہوئے دیکھا۔ اس میں ذکر مشبہ بہ (شیر) کا ہے مراد مشبہ (بہادر مرد) ہے اس میں قرینہ تکلم ہے کیونکہ آدمی کلام کرتا ہے شیر نہیں۔

(2): استعارہ بالکنایہ: ذکر مشبہ کا ہو اور مراد مشبہ بہ ہو۔ جیسے اچانک موت نے ناخن گاڑ دیے۔ میں ذکر مشبہ (موت) کا ہے اور مراد بھی یہی ہے نہ کہ درندہ بلکہ درندہ مشبہ بہ ہے جس پر قرینہ (اس نے ناخن گاڑ دیے) ہے۔

(3): استعارہ ترشیحیہ: مشبہ کے مناسبات میں سے کسی مناسب کو مشبہ کے لیے ثابت کرنا۔ جیسے ناخن گاڑنا جو کہ مشبہ بہ (شیر) کے مناسب ہے اسکو مشبہ (موت) کے لیے ثابت کیا گیا ہے۔

(4): استعارہ تخییلیہ: مشبہ بہ کے لوازم میں سے کسی لازم کو مشبہ کے لیے ثابت کرنا جیسے ناخن کو (موت) مشبہ کے لیے ثابت کیا گیا ہے جو کہ مشبہ بہ (شیر) کو لازم ہے۔

(2)

مجازِ عقلی کی تعریف و اقسام

(2) : مجازِ عقلی کی تعریف: فعل یا معنی فعلی کی نسبت تاویل و قیام قرینہ کے ساتھ ایسے ملابس کی طرف کرنا جو فعل یا معنی فعل کا غیر ہو۔

مجازِ عقلی کی چار اقسام

(1) : مسند الیہ اور مسند دونوں حقیقت ہوں۔ جیسے بہار نے سبزہ اگایا۔ اور اگر یہ کلام مسلمان موحد کا ہو تو اسناد مجازی ہوگا طرفین مجازی نہیں کہلائیں گے۔

(2) : دونوں مجاز ہوں۔ جیسے زمانے کی جوانی نے زمین کو زندگی بخشی۔ اس میں مسند الیہ (جوانی) اور مسند (زندگی بخشنا) دونوں مجاز ہیں۔

(3) : مسند حقیقی ہو اور مسند الیہ مجازی ہو۔ جیسے زمانہ کی جوانی نے سبزہ اگایا۔ اس میں مسند (اگانا) حقیقی اور مسند الیہ (جوانی) مجازی ہے۔

(4) : مسند مجازی اور مسند الیہ حقیقی ہو۔ جیسے بہار نے زمین کو زندہ کیا۔ اس میں مسند (زندہ کرنا) مجازی اور مسند الیہ (بہار) حقیقی ہے۔

حقیقت کی وجہ تسمیہ: جب لفظ اپنے حقیقی معنی میں استعمال ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے مقام میں ثابت و برقرار رہتا ہے۔ اس لیے اسے حقیقت کہتے ہیں۔

(تجاوز کرنا)

مجاز کی وجہ تسمیہ: جب لفظ اپنے اصلی معنی کو چھوڑ کر غیر اصلی معنی میں استعمال ہوتا ہے تو گویا کہ وہ اپنی اصلی جگہ سے تجاوز کر جاتا ہے۔ اس لیے اس کو مجاز کہتے ہیں۔

مجاز کے تحقق کی شرط: لفظ کا حقیقی معنی کے علاوہ کسی دوسرے معنی میں استعمال ہونا اس وقت مجاز ہوتا ہے کہ جب معنی حقیقی و مجازی کے درمیان کوئی نہ کوئی علاقہ و تعلق پایا جائے۔